THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

# تہذیب الاخلاق

جلد ہفتم ] یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ نبوی سنہ ۱۲۹۴ ہجری [ نمبر ۶

حب القوم من الایمان فمن یسعی فی اعزاز قومہ انما یسعی فی اعزاز دینہ

## اطلاع

### تشریح قیمت و مصرف منافع

### تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اس پرچہ کے وصول ہو وہ اسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا اور باقی مدرسۃ العلوم مسلمانان کی ترقی کے لیئے دیدیا جاویگا جو سالانہ ممبروں سے لیا جاتا تہا وہ سال سنہ ۱۲۹۳ ہجری سے نہیں لیا جاویگا اُمید ہی کہ یہہ پرچہ خود اب اپنے اخراجات حاصل کریگا لیکن اگر کوئی شخص بطور ڈونیشن کے کچھہ دینا چاہے نہایت احسانمندی سے لیا جاویگا *

یہہ پرچہ ہر مہینہ میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چہپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُسکو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا بشرطیکہ وہ پرچہ زاید دفتر میں موجود ہو *

## اطلاع

### بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین

### تہذیب الاخلاق

اس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بہیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا کچھہ روپیہ بطور ڈونیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی پاس بمقام علیگڈہ بہیجا جاوے غرض کہ تمام خط و کتابت بابت اس پرچہ کے اُنہیں سے کی جاوے کیونکہ اہتمام ترتیب اس پرچہ کا اور تمام حساب و کتاب اس کا اُن ہی سے تعلق رکہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چہاپے جاتے ہیں اور اس سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور در حقیقت مذہب اسلام کے بہی برخلاف ہیں وہ بہی مٹائے جاویں *

## بقیہ مضمون خطبہ

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها و من الجبال جدد بيض و حمر مختلف الوانها و غرابيب سود و من الناس و الدواب و الانعام مختلف الوانه كذلك ( سورة فاطر )

ان في السموات و الارض لايات للمومنين و في خلقكم و ما يبث من دابة ايات لقوم يوقنون و اختلاف الليل و النهار و ما انزل الله من السماء من رزق فاحيا به الارض بعد موتها و تصريف الرياح آيات لقوم يعقلون • تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق فباي حديث بعد الله و اياته يومنون ( سورة جاثيه )

هو الذي انزل من السماء ماء فاخرجنا به نبات كل شي فاخرجنا منه خضرا نخرج منه حبا متراكبا و من النخل من طلعها قنوان دانية و جنات من اعناب و الزيتون و الرمان مشتبها و غير متشابه انظروا الى ثمره اذا اثمر و ينعه ان في ذلكم لايات لقوم يومنون ( سورة انعام )

هو الذي مد الارض و جعل فيها رواسي و انهارا و من كل الثمرات جعل فيها زوجين اثنين يغشي الليل النهار ان في ذلك لايات لقوم يتفكرون ( سورة رعد )

و في الارض قطع متجاورات و جنات من اعناب و زرع و نخيل صنوان و غير صنوان يسقي بماء واحد و نفضل بعضها على بعض

خدا کے ہونے کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُسی کے حکم سے آسمان و زمین کھڑے ہیں • خدا کے ہونے کی نشانیوں میں سے ہے کہ مینہ کی خوش خبری لانے والی ہوا کو چلاتا ہے تاکہ اُس کی رحمت کا تم مزا چکھو اور اُس کے حکم سے پانی سے کشتیاں چلیں • خدا وہ ہے کہ ہوا چلاتا ہے پھر وہ بادلوں کو ہانک لاتی ہے پھر جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور پھر بادلوں کا دل کردیتا ہے پھر اُس میں سے بوندیں ٹپکاتا ہے • خدا وہ ہے جسنے تمکو پہلے نہایت ہیچ ناتوان پیدا کیا پھر تمکو ناتوانی سے قوی کیا پھر قوی سے ضعیف کردیا اور بڑھاپے سے تمہارے بال بھی سفید کردیئے • کیا تونے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے رنگ برنگ کے پھل پیدا کیئے اور پہاڑوں میں سفید و سرخ اور سیاہ بھجنگ تہیں نکالیں اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چو پاؤں میں طرح بطرح کے رنگ بنائے •

آسمانوں میں اور زمین میں خدا کے ہونے پر یقین والوں کے لیئے بہت سی نشانیاں ہیں اور تمہارے پیدا کرنے میں اور جانوروں کو پھیلانے میں یقین والوں کے لیئے بہت سی نشانیاں ہیں اور رات کے جانے اور دن کے آنے اور اُنکے بڑا ہونے اور چھوٹا ہونے اور آسمان سے مینہ کے برسنے پھر مردہ زمین

في الاكل ان في ذلك لايات لقوم يعقلون ( سورة رعد )

الذي جعل لكم الارض مهدا و سلك لكم فيها سبلا و انزل من السماء ماء فاخرجنا به ازواجا من نبات شتى كلوا و ارعوا انعامكم ان في ذلك لايات لاولي النهي ( سورة طه )

و الانعام خلقها لكم فيها دفء و منافع و منها تاكلون و لكم فيها جمال حين تريحون و حين تسرحون و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس ( سورة نحل )

و ان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه من بين فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشاربين ( سورة نحل )

و من اياته الجوار في البحر كالاعلام ان يشا يسكن الريح فيظللن رواكد على ظهره ان في ذلك لايات لكل صبار شكور ( سورة شوری )

والله اخرجكم من بطون امهاتكم لا تعلمون شيئا و جعل لكم السمع و الابصار و الافئدة لعلكم تشكرون — الم يروا الى الطير مسخرات في جو السماء ما يمسكهن الا الله ان في ذلك لايات لقوم يومنون ( سورة نحل )

کے زندہ کرنے اور ہوا کے ادل بدل کرنے میں سمجھدار لوگوں کے لیئے بہت سی نشانیاں ہیں • یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو ٹھیک تجھکو بتاتے ہیں پھر کونسی بات ہے جسپر اللہ کی اور اُسکی نشانیوں کے بعد ایمان لاوینگے • خدا وہ ہے جو برساتا ہے آسمان سے پانی پھر پانی کے سبب ہمنے تمام اُگنے والی چیزیں پائیں پھر ہمنے اُس سے سبز بوٹے نکالے جس میں سے دانوں کے گچھے نکلتے ہیں اور کھجور کے درختوں میں اُن کی پھنگ میں سے پھل کے بوجھ سے زمین کو جھکے ہوئے گابھے نکلتے اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ ایک سے اور الگ طرح کے اُگائے ہیں دیکھو اُس کے پھل کو جبکہ وہ پھلے اور پکے اُس میں بھی بلا شبہہ اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان والے ہیں خدا کے ہونے کی نشانیاں ہیں • الله وہ ہے جس نے زمین کو ایسا بڑا بنایا اور اُس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور اُس میں تمام پھلوں کو جوڑا جوڑا بنایا • رات سے دنکو چھپا دیتا ہے اس میں بھی بے شک اُن لوگوں کے لیئے جو غور کرتے ہیں خدا کے ہونے پر نشانیاں ہیں — اور زمین کے مختلف ٹکڑے آپس میں ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغ ہیں • کھیت ہیں اور کھجور کے درخت ہیں کسی کی بہت گھنی شاخیں ہیں اور کسی کی چھدری جو ایک سے پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور کھانے میں ایک دوسرے سے مزیدار ہیں اس میں بھی بے شک اُن لوگوں کے لیئے جو سمجھتے ہیں خدا کے ہونے پر نشانیاں ہیں • وہ خدا ہے جسنے تمہارے لیئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیئے اُس میں رستے جاری کیئے اور آسمان سے مینہ برسایا پھر ہمنے پانی کے سبب مختلف اُگنے والی چیزوں کے جوڑے نکالے کھاؤ اور اپنے جانوروں کو چراؤ اسمیں

بھی مَک والوں کے لیئے خدا کے ہونے پر نشانیاں ہیں ۔ اور تمہارے لیئے مویشی کو پیدا کیا اُن میں گرم ہونے کا سامان اور بہت سے منافع ہیں اور اُنہی میں سے تم کھاتے ہو اور تمکو اُن سے زیبایش ہے جبکہ شام کو چراکر لاتے ہو اور چرانے کو لیجاتے ہو اور تمہارا بوجھ بھی شہر کو اُٹھا لیجاتے ہیں جہاں تم بغیر ادھموئے ہوئے نہ پہونچ سکتے تھے ۔ اور تمہارے لیئے مویشی میں ایک بڑی نصیحت ہے ہم تمکو وہ چیز پلاتے ہیں جو اُن کے پیٹ میں گوبر و لہو کے سبب بنتی ہے یعنی اچھا خالص دودھ جو پینے والوں کے حلق میں آسانی سے اُتر جاتا ہے ۔ اور خدا کے ہونے کی نشانیوں میں ہیں جہازوں کی مانند جہاز سمندر میں چلنے والے اگر خدا چاہے ہوا بند کردے وہ سمندر کی پیٹھ پر ٹہر جاویں اس میں بھی بیشک اُن لوگوں کے لیئے جو صابر و شاکر ہیں خدا کے ہونے پر نشانیاں ہیں ۔

اور اللہ نے تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تم کچھ نہیں جانتے تھے بنایا تمہارے لیئے سننا اور دیکھنا اور دل تاکہ تم شکر کرو کیا تم پرندوں کو نہیں دیکھتے جو اُدھر آسمان کی وسعت میں ہیں کون اُنکو تہامے ہوئے ہے بجز خدا کے اُسمیں بھی بیشک اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں خدا کے ہونے پر نشانیاں ہیں ۔

اگر چند آیتوں کے مضامین کو مختصراً ایک جگہہ جمع کردیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ کس خوبی اور فصاحت و بلاغت سے خدا کے ہونے پر قدرتی چیزوں سے استدلال کیا گیا ہے — دنیا کو دیکھو کہ وہ کیسی عجیب ہے ، تاروں بھرا آسمان ، اندھیرے کو اُجالا کرنے والا سورج ، گھٹنے بڑھنے والا اندھیری رات میں چاندنی کیسے پہاڑے بچھادینے والا چاند ، دریا کی موجوں اور بےنشان رستوں میں رستہ بتانے والے ستارے ، خدا کی طرح بطرح منقش نرالی ہوئی آنکھوں والوں کو خدا کے ہونے کی بڑی نشانیاں ہیں ۔ یہہ زمین خدا نے تمہارے لیئے بچھائی اُسمیں ہر طرف کو جانے آنے کے رستے رکھے تم اُسپر رہتے ہو اور اِدھر اُدھر پھرتے ہو ، بادلوں کے بےانتہا دل اس ٹوٹے کہیرے کے سینہ میں پیدا ہوتے ہیں کوڑے رہتے ہیں لوٹتے پھرتے ہیں پھر غایب ہوجاتے ہیں کہاں سے آتے ہیں اور کہاں چلے جاتے ہیں ، یہہ پہاڑوں کی صورت کے اجگر بادل روئی کے پھوئے کی طرح ہوا کے جھکولے سے اُڑتے پھرتے والے دل کے دل موسلادھار مینہہ برساتے ہیں پژمردہ زمین کو سرسبز کرتے ہیں گھانس اُگتی ہے اُونچے اُونچے کھجور کے درخت پتوں کی خوشنما چھتریوں سمیت اُگتے ہیں جنکے گرد کھجوروں کے گچھے لٹکتے ہیں کیا یہہ اُسکے پیدا کرنے والے کے ہونے کی نشانیاں نہیں ہیں ۔ تمہاری مویشی بھی کیا عجیب نہیں ہے تمہارے لیئے گھانس کو دودھ بنادیتی ہے اُسکی اُون سے تم اپنی پوشاکیں بناتے ہو دن بھر جنگل میں چرتی ہیں شام کو صف باندھکر تمہارے گھر آتی ہیں ، پھر اُن بڑے بڑے پہاڑوں یعنی جہازوں کو دیکھو جو اپنے اپنے پھریرے پہیلائے سمندر کی لہروں پر دوڑتے اُڑتے پھرتے ہیں پر پھولے ہیں جسقدر کرتے ہوئے جاتے ہیں ہوا اُنکو لیئے پھرتی ہے مگر جب خدانے ہوا بند کردی تو وہ مردہ کی طرح پڑے ہیں پھر ہل تک نہیں سکتے کیا یہہ ایک کرشمہ نہیں ہے ۔ تم کیا کرشمہ چاہتے ہو تم خود کیا کچھہ کرشمہ نہیں ہو چند برس پہلے تمہارا وجود نہ تھا تمکو خدانے مٹی سے پیدا کیا چھوٹے سے بڑا کیا خوبصورت بنایا طاقت تمکو دی خیالات کی قوت تم میں رکھی تمکو ایک دوسرے پر رحم آتا ہے اگر تمکو ایسا نہ بناتا تو تمہارا کیا حال ہوتا پھر تمہارے بال سفید ہوتے ہیں تمہاری طاقت گھٹ جاتی ہے ناتوان ہوجاتے ہو پھر تمہارا وجود نہیں رہتا یہہ سب چیزیں اُس کے بنانے والے کے ہونے کی نشانیاں ہیں —

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

تمام قرآن اسی قسم کے قدرتی مضامین سے بھرا ہوا ہے جن سے اُس علة العلل یعنی خدا کے ہونے پر استدلال کیا ہے پھر خدا کی وحدانیت کی دلیلیں عام فہم طریقہ پر بیان کی ہیں اور یوں فرمایا ہے کہ "

امن خلق السموات والارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدایق ذات بهجة ماکان لکم ان تنبتوا شجرها ءاله مع الله بل هم قوم یعدلون ۔ امن جعل الارض قرارا و جعل خلالها انهارا و جعل لها رواسی و جعل بین البحرین حاجزا ءاله مع الله بل اکثرهم لا یعلمون ۔ ( سورہ نمل )

لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا ( سورہ انبیاء )

کسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور کسنے تمہارے لیئے آسمان سے مینہہ برسایا پھر ہمنے اُس سے خوشنما باغ اُگائے تم اُن کے درخت نہیں اُگا سکتے تھے کیا خدا کے ساتھہ کوئی اور خدا ہے مگر کافر وہ لوگ ہیں جو سیدھی راہ سے پھر جاتے ہیں — کسنے زمین کو ٹھہرنیکی جگہہ بنایا اور کسنے اُس میں دریا بنائے اور کسنے زمین کے پہاڑ بنائے اور کسنے دو سمندروں میں جزیرہ بنایا کیا خدا کے ساتھہ کوئی اور خدا ہے مگر بہت کافروں میں سے نہیں جانتے — اگر آسمان و زمین میں دو خدا ہوتے تو دونوں برباد ہوجاتے —

ہر گیاہیکہ از زمیں روید * وحدہ لا شریک لہ گوید

پس اُمور مذہبی میں جیسی آزادی رائے اسلام میں ہے اس سے زیادہ اور کیا ہوگی ؟

یہہ کہنا کہ اسلام کے نہ قبول کرنے کی لازمی سزا تلوار ہی مذہب اسلام پر منجملہ اُن سخت اور جھوٹے الزاموں کے ایک الزام ہی جو غیر مذہب والوں نے ناانصافی سے اُس پر لگائے ہیں یا وہ مذہب اسلام سے ناواقف ہیں یا دیدہ و دانستہ حق پوشی کی نظر سے باندھے ہیں اسلام صرف دلی یقین اور قلبی تصدیق پر منحصر ہی اور دلی یقین جبر و زبردستی سے پیدا ہی نہیں ہوسکتا پس کیونکر یہہ بات خیال میں آسکتی ہی کہ جس چیز سے وہ بات پیدا ہی نہیں ہوسکتی جسکی ضرورت اسلام کے ابتدا ہی اُس کے کرنے کو خود اسلام ہی ہدایت کرے جو لوگ مذہب اسلام سے کچھہ بھی واقفیت رکھتے ہیں اور خدا کے کلام کو ایک ادنی توجہ سے بھی دیکھتے ہوں وہ جانتے ہیں کہ یہہ خیال کہ اسلام زبردستی و تلوار کے زور سے قبولایا جاتا ہی قرآن مجید کے اُس صاف اور روشن حکم کے بالکل برخلاف ہی جہاں خدا نے فرمایا ہی کہ "دین پر لانے میں کچھہ دباؤ ڈالنا نہیں ہی کیونکہ سیدھی راہ یعنی اسلام گمراہی یعنی کفر سے علحدہ کھل گئی ہی پھر جو کوئی بتوں کا منکر ہو اور اللہ پر ایمان لائے تو بے شک اُسنے نہایت مضبوط کنگورہ پکڑ لیا ہی جو ٹوٹنے کے قابل نہیں ہی اور اللہ سننے والا جاننے والا ہی" ایک

لااکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لاانفصام لہا واللہ سمیع علیم ــــ
( سورۂ بقر آیت ۲۵۷ )

اور جگہہ خدا نے فرمایا ہی کہ " اگر چاہتا اللہ تیرا پروردگار تو سب جو زمین میں ہیں اکھٹے ایمان لے آتے پھر کیا تو دباؤ ڈالتا ہی لوگوں پر تاکہ مسلمان ہوجاویں ( یعنی دباؤ سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا ) کسی شخص کو یہہ بات ممکن نہیں ہی کہ بغیر حکم خدا کے ایمان لاوے اور اللہ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہی جو نہیں سمجھتے " ۔

و لوشاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین و ماکان لنفس ان تومن الا باذن اللہ و یجعل الرجس علی الذین لایعقلون
( سورۂ یونس آیت ۹۹ و ۱۰۰ )

جس اُصول پر کہ حضرت موسی نے کافروں پر تلوار کھینچی تھی اور یہودیوں اور عیسائیوں کے نزدیک خدا کے حکم سے وہ تلوار کھینچی گئی تھی کہ تمام کافروں اور بت پرستوں کو بغیر کسی استثنا کے قتل و غارت و نیست و نابود کردیں اُس اُصول پر مذہب اسلام نے کبھی تلوار کو میان سے نہیں نکالا ، اُسنے کبھی تمام کافروں اور بت پرستوں کے نیست و نابود کرنے کا یا تہ تیغ کرکے تلوار کی دھار سے مجبور کرکے اسلام قبولانے کا ارادہ نہیں کیا ، ہاں بلاشبہہ اسلام نے بھی تلوار کو نکالا مگر دوسرے مقصد سے یعنی خدا پرستوں کی امن اور اُن کی جان و مال کی حفاظت اور اُنکو خدا پرستی کا موقع ملنے کو اور یہہ ایک ایسا منصفانہ اُصول ہی جس پر کوئی شخص کسی قسم کا الزام نہیں لگا سکتا ۔

اسلام میں سب سے بڑا مقصد جیسا اُس لازوال ہستی پر خود یقین لانا ہی ویسا ہی اُسکے وجود اور اُس کی وحدانیت کا علی العموم مشتہر کرنا ہی ۔ شروع اسلام کے زمانہ کے مسلمانوں پر بہت بڑا فرض تھا اور حال کے زمانہ کے مسلمانوں پر بھی بقدر اُس حاجت اور ضرورت کے جو اب باقی ہی فرض ہی کہ کافروں میں اور کافروں کے ملک میں جاویں اور ایسے خداے واحد کے وجود کا یقین جو دکھائی نہیں دیتا اپنے وعظ و نصیحت سے لوگوں کے دلوں میں بٹھاویں جن ملکوں میں اس مقصد کے ادا کرنے میں کوئی مانع و مزاحم نہیں ہی اُس ملک پر اسلام نے تلوار نکالنے کی اجازت نہیں دی مگر جب کافر خدا کے نام کی منادی کے مانع ہوں اور خدا پرستوں کو جان و مال کے امن سے نرہنے دیں جیسیکہ مکہ کے کافروں نے کیا اور پھر جہاں گئے وہ بھی تعاقب میں دوڑے اُس وقت بلا شبہہ اپنا بچاؤ کرنے کا اور خدا کے نام کو بلند کرنے کی غرض سے اسلام نے تلوار نکالنے کی اجازت دی ہی مگر اُسی وقت تک جہانتک کہ یہہ مقصد حاصل ہو جاوے تاکہ مسلمانوں کو جان و مال کی حفاظت ہو اور بذریعہ وعظ و تلقین و پند و نصایح کے خداے واحد ذوالجلال کا جلال لوگوں کے دل میں بٹھاویں تاکہ اُسی واحد حقیقی کی پرستش دنیا میں جاری ہو مسلمان کافروں میں بامن و امان رہیں اور اپنے چال چلن اور عادت و عبادت اور اخلاق محمدی سے خود اپنے تئیں مجسم اسلام بنادیں تاکہ کافر خود اسلام کو اُس مجسم اسلام میں دیکھیں اور اسلام پر دل سے یقین لاویں ۔

ہمارے اس قول کی تصدیق کہ تلوار صرف اُسی مقصد کے حاصل ہونے تک نکالی جاتی ہی نہ کافروں کے زبردستی مسلمان ہونے کے مقصد سے اس بات سے ہوتی ہی کہ بمجرد حاصل ہونے اس مقصد کے تلوار میان میں رکھہ لی جاتی ہی گو کہ ایک بھی کافر مسلمان نہوا ہو ۔

یہہ مقصد یعنی یہہ کہ مسلمان امن سے رہیں اور خداے واحد کی پرستش ادا کریں اور خدا کا نام لوگوں میں بلند کریں اور اپنے چال چلن اور عادت و عبادت و اخلاق و محبت و ہمدردی سے اسلام کی

مجسم صورت لوگوں کو دکھلاویں تین طرح سے حاصل ہوتا ہے ؛ یا یہہ کہ ایک مذہب ہو جاوے اور وہاں کے لوگ مسلمان ہو جاویں جیسیکہ مدینہ میں ہوا ۔

یا یہہ کہ صلح رہے یعنی کفار اداے فرایض مذہبی سے متعرض نہوں جیسیکہ ابتداً مکہ میں تھا یا جن مسلمانوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی اُن کا حال تھا یا کافر لڑائی کی حالت میں مسلمانوں کو ملک میں رہنے اور آمد و رفت کرنے اور اُن کی جان و مال کی حفاظت اور اداے فرایض مذہبی سے متعرض نہونے پر صلح کرلیں ۔

یا یہہ کہ ملک فتح اور کفار مغلوب ہو جاویں تاکہ اُن کو خاص تعرض کی مسلمانوں سے اداے فرایض مذہبی اور اعلاے کلمۃ اللہ کی نرہے ۔

ان تینوں صورتوں میں سے کسی صورت سے مقصد حاصل ہونے کے بعد فوراً تلوار میان میں رکھہ لی جاتی ہے گو کہ ایک کافر بھی مسلمان نہوا ہو اور اگر پچھلے دونوں طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ میں امن قایم ہوا ہو تو کسی کو کسی کی مذہبی رسومات میں دست اندازی کا اختیار حاصل نہیں ہوتا ہر شخص کو آزادی رہتی ہے کہ بغیر اس کے کہ کوئی شخص اُس کو ایذا پہونچاے اپنے مذہب کی تمام رسومات کو ادا کرے ۔

اس بیان سے اُن مصنفوں کی بھی سخت غلطی صاف صاف ظاہر ہوتی ہے جنھوں نے لکھا ہے کہ "اسلام میں دوسرے مذہب کو آزادی سے رہنے دینا مطلق نہیں ہے" ہاں ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ مسلمان فتحمندوں میں سے بعضوں نے نہایت بے رحمی کی اور دوسرے مذہب کی آزادی کو برباد کردیا مگر مذہب اسلام کا الزام اُن کے افعال سے نکرنا چاہیئے بلکہ ہمکو یہہ بات تحقیق کرنی چاہیئے کہ آیا اُنھوں نے مذہب اسلام کے مطابق عمل کیا یا نہیں اور اُس وقت ہمکو صاف یہہ بات معلوم ہو جاویگی کہ اُن کے افعال مذہب اسلام کے بالکل برخلاف تھے مگر اسی کے ساتھہ ہمکو یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان فتحمند جو اپنے مذہب کے بھی پابند تھے دوسرے مذہب کی آزادی میں خلل انداز نہ تھے اور انھوں نے تمام رعایا کو بلا لحاظ قوم و مذہب کے ہر طرح کا امن اور آزادی بخشی تھی ۔ تواریخ سے ہمکو بیشمار مثالیں مسلمان فتحمندوں کی دوسرے مذہب کو آزادی سے رکھنے کی ملتی ہیں اب ہم اس مقام پر چند رایوں کو نقل کرتے ہیں جو یورپ میں عیسائی مصنفوں نے لکھی ہیں اور جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرے مذہب کو آزادی سے رکھنا اسلام کی خاصیت میں سے ہے *

چیمبرز سائکلو پیڈیا میں ایک عیسائی مصنف نے جس کی ذات سے بہت کم توقع ہوسکتی ہے کہ وہ اسلام کا طرفدار ہو اسپین کی عام تواریخ پر ایک آرٹکل لکھا ہے اور اُس نے اس معاملہ میں یہہ لکھا ہے کہ " اسپین کے بنی امیہ خلیفوں کی حکومت کی ایک مشہور و معروف بات قابل بیان کے ہے کیونکہ اُس سے اسپین کے ہمعصر ( یعنی عیسائی ) اور پچھلے مسلمان بادشاہوں کے مقابلہ میں بلکہ اس انیسویں صدی کے زمانہ تک اُن بادشاہوں کی بڑی عمدگی پائی جاتی ہے یعنی اُنکا عام طور سے دوسرے مذہب کو مذہبی معاملات میں آزادی کا دینا " ۔

کاؤنٹ ہیگنز صاحب نے اس معاملہ کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ کوئی بات ایسی عام نہیں ہے جیسا کہ عیسائی پادریوں کی زبانی مذہب اسلام کی مذمت اس وجہہ سے سننے میں آتی ہے کہ اُس میں تعصب زیادہ ہے اور اُس میں دوسرے مذہب کو آزادی نہیں ہے ۔ یہہ عجیب زعم اور محض ریاکاری ہے ، وہ کون تھا ( عیسائی ) جس نے مور مسلمان باشندگان اسپین کو اسپین سے بلاوجہہ جلاوطن کردیا تھا کہ وہ عیسائی مذہب قبول نہیں کرتے تھے ، اور وہ کون تھا ( عیسائی ) جس نے میکسیکو اور پیرو کے لاکھوں باشندوں کو قتل کیا تھا اور اُن سب کو بطور غلام کے دیدیا تھا اس وجہہ سے کہ وہ عیسائی نہ تھے ، مسلمانوں نے بمقابلہ اس کے یونان میں کیا کیا ، کئی صدیوں سے عیسائی امن و امان کے ساتھہ اپنی ملکیت پر قابض چلے آتے ہیں اور اُن کے مذہب ، اُن کے پادریوں ، اُن کے بشپ اُن کے بڑے گرجاؤں کی نسبت دست اندازی نہیں کی گئی ہے ، جو لڑائی بالفعل ( یعنی بزمانہ تحریر کتاب ) یونانیوں اور ترکوں میں ہو رہی ہے وہ بہ نسبت اُس لڑائی کے جو حال میں ڈیمرارا کے حبشیوں اور انگریزوں میں ہوئی تھی کچھہ زیادہ مذہب کی وجہہ سے نہیں ہے ۔ یونانی اور حبشی اپنے فتحمندوں کی اطاعت سے آزاد ہوا چاہتے ہیں اور اُن کا ایسا کرنا واجب ہے ، جب عربی خلیفہ فتحیاب ہوتے تھے اور وہاں کے باشندے مسلمان ہوجاتے تھے تو فوراً اُنکا رتبہ بالکل فتحمندوں کے برابر ہوجاتا تھا — ایک نہایت دانشمند مگر غیر معتقد عالم نے سراسین یعنی مسلمانوں کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ وہ کسی شخص کو ایذا نہیں دیتے تھے اور یہودی اور عیسائی سب اُن میں خوش و خرم تھے ۔

" لیکن اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ مور اس وجہہ سے جلاوطن کیے گئے تھے کہ وہ عیسائی مذہب قبول نہیں کرتے تھے مگر مجھکو گمان ہے کہ اسکا سبب اور ہی تھا یعنی میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اپنی دلیریوں سے عیسائیوں پر اسقدر غالب آگئے تھے کہ نادان

عیسائی ملک یعنی دیندار سمجھتے تھے۔ کہ اُنکی دلیلوں کا جواب صرف مذہبی عدالت سے سزا دینا اور تلوار سے ہوسکتا ہی اور مجھکو کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ جہاں تک اُن کی ناقص قوت جواب دینے کے باب میں تھی وہاں تک اُنکا یہہ خیال صحیح تھا ، جن ملکوں کو خلیفہ فتح کرتے تھے وہاں کے غریب باشندے خواہ یونانی ، ایرانی اسپینی خواہ ہندو قتل نہیں کیئے جاتے تھے جیسا کہ عیسائیوں نے بیان کیا ہی بلکہ فتح ہونے پر وہ سب بامن و امان اپنی ملکیت اور اپنے مذہب پر قابض چھوڑ دیئے جاتے تھے اور اس پچھلے حق کی بابت ایک † محصول دیتے ہیں جو اسقدر خفیف ہوتا ہی کہ تمہکو گراں نہیں معلوم ہوتا ، خلیفوں کی تمام تاریخ میں کوئی بات ایسی نہیں مل سکتی ہی جو ایسی رسوائی کا باعث ہو جیسیکہ ( عیسائیوں میں ) مذہبی عدالت سے سزا دینا تھا اور نہ ایک مثال بھی اِس بات کی پائی جاتی ہی کہ کوئی شخص اپنا مذہب نہ چھوڑنے کے سبب جلایا گیا ہو ، نہ مجھکو یہہ یقین ہی کہ زمانہ امن میں صرف اِس وجہہ سے قتل کیا گیا ہو کہ اُس نے مذہب اسلام قبول نہیں کیا ، اسمیں کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ پچھلے مسلمان فتحمندوں نے اپنی فتوحات میں بڑی بڑی بیرحمیاں کی ہیں جنکا الزام عیسائی مصنفوں نے بڑی جد و جہد سے مذہب اسلام پر لگایا ہی مگر یہہ واجب نہیں ہی ، درحقیقت مذہبی تعصب کے باعث لڑائی کی خرابیاں زیادہ ہوگئیں مگر اسپین میں مسلمان فتحمند کچھہ عیسائیوں سے زیادہ بدتر نہ تھے " ۔

اس کے بعد مسٹر گاڈفری ہیگنز صاحب نہایت شایستہ ملکوں میں بھی خودرو مذہب کی آزادی کے باب میں شبہہ کرتے ہیں اور ایک دلچسپ تقریر لکھتے ہیں کہ " عیسائی پادریوں کی کوششوں کو اگرچہ بظاہر بہت بڑی وسعت دی گئی ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ اُن میں کچھہ بڑی کامیابی نہیں ہوئی وہ لکھتے ہیں کہ مجھکو اس امر کی نسبت کسی قدر شبہہ ہی کہ اس شایستہ زمانہ میں بھی جیساکہ وہ مشہور ہی ۔ اُسوقت کیا ہو اگر سلطان روم ( جسطرح کہ ہمارے پادریوں نے مسٹر گرینٹ نامی کو ایک خاص مذہب کی تلقین کے لیئے جنیوا میں بھیجا تھا ) اپنے ایک قابل عالم مفتی کو لندن میں ایک مسجد بنانے اور قرآن کا وعظ کرنے کو بھیجے — مجھکو اندیشہ ہی اور یہہ میرا اندیشہ معقول وجوہ پر مبنی ہی کہ اُسکی وجہہ سے جو آگ کہ سنہ ۸۰ ع میں یا حال میں بغاوت و ہنگامہ مشتعل ہوئی تھی وہ پھر پادریوں کی بدولت بھڑک اُٹھے اور ہمارے وزیر اُس کا جواب ایک ایڈمرل یعنی امیرالبحر کے مرتبہ سے دیں جس کی یہہ رائے ہوگی کہ قسطنطنیہ پر گولہ اندازی کرنا ممکن ہوگا " ۔

مگر مجھکو مسٹر ہیگنز کی رائے کے ساتھہ ایک بات کا زیادہ کرنا مناسب ہوگا ، میں سمجھتا ہوں کہ لندن کی شایستگی مسٹر ہیگنز کے زمانہ سے اب ترقی پر ہی جب میں لندن میں تھا تو ایک شخص مسمی ڈاکٹر پرنانٹ نے مین لندن میں ایک مکان لیا تھا اور ہر اتوار کو اُس مکان میں برخلاف مذہب عیسائی کے لکچر دیا کرتا تھا اور جو لوگ چاہتے تھے وہاں جاکر اُسکا لکچر سنتے تھے میں بھی کئی دفعہ اُسکا لکچر سننے گیا تھا اور ایک دفعہ اُسنے قرآن اور اسلام پر بھی لکچر دیا تھا ، اچھا لکچر تھا مگر جو عام غلطیاں قرآن اور اسلام کی نسبت انگریزوں میں پھیلی ہوئی ہیں وہ اُس کے لکچر میں بھی تھیں ، میں نے سنا کہ پادریوں نے اُسکا لکچر بند کرنے میں بڑی کوشش کی مگر پارلیمنٹ سے کچھہ کامیابی نہیں ہوئی ۔

جان ڈیون پورٹ نے اپنی کتاب مسمی اپالجی میں لکھا ہی کہ نائیسا کی کونسل میں یہہ امر واقع ہوا تھا کہ کانسٹنٹائن نے پادریوں کی جماعت کو وہ اختیار دیا تھا کہ جس سے نہایت مہیب ناپاک نتیجے پیدا ہوگئے تھے جنکا خلاصہ ان چند سطروں میں مذکور ہی ، خونریزی اور بربادی اُس اصطلاح "کو جو جنگوں کی جو عیسائیوں نے قریب دو سو برس کے عرصہ تک گرجوں پر کیئے تھے اور جس میں کئی لاکھ آدمی ہلاک ہوئے ، قتل کرنا اُن شخصوں کا جو اِس مسئلہ کو نہیں مانتے تھے کہ اِنسان کا دوبارہ اصطباغ ہونا چاہیئے ، اُنکو لے یہودیوں اور پروٹسٹنٹ مذہب والوں کا ہسپانیہ سے اُنکو انتہاء عمال تک قتل ہونا ، پھر قتل جسکا حکم فتوی مقدس اور اُس کی پیشی میں نے دیا ، فرانس میں سینٹ بارتھولومیو کا قتل ہونا ، چالیس برس تک

† مسٹر ہیگنز نے یہاں غلطی کی ہی کافروں سے جو مفتوح ہوجاتے ہیں اس معاوضہ میں کہ اُنکو اُن کے مذہب پر چھوڑدیا گیا ہی جزیہ نہیں لیا جاتا ، بلکہ اس وجہہ سے کہ مثل مسلمانوں کے بلا عوض یا قلیل عوض پر فوجی خدمت کرنے پر مجبور نہیں کئے جاتے اور گورنمنٹ کی بہبودی قایم رکھنے حکومت اسلامی اور بحال رکھنے امن و امان کے کوئی خدمت بجا نہیں لاتے بلکہ گورنمنٹ اُن کی حفظ و امن کی ذمہدار ہوتی ہی ان سب باتوں کے معاوضہ میں اُن سے جزیہ لیا جاتا ہی اور یہہ بھی لازمی نہیں ہی بلکہ خلیفہ کو بلحاظ مصلحت ملکی بالکل اختیار ہی چاہے لے چاہے نہ لے پس یہہ امر سیاست مدن سے متعلق ہی نہ مذہب سے مسلمانوں پر اس سے بہت زیادہ محصول ہی یعنی ہر سال چالیسواں حصہ اپنے مال کا —

اور بہت سی خونریزیوں کا ہونا فرانسس اول کے عہد سے ہنری چہارم کے عہد میں داخل ہونے تک ۔ عدالت مذہبی کے حکم سے قتل کا ہونا جو اب تک قایم نہیں ہے کیونکہ وہ عدالت کی رو سے ہوتا تھا ، علاوہ اس کے اُن بے انتہا بدعتوں کا اور اُس بیس برس کی خرابیوں کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے جب کہ پوپ پوپ کے مقابلہ میں اور بشپ بشپ کے مقابلہ میں تھے ، زور خرابی اور قتل کی وارداتوں کا ہونا اور تیرا سو برس تک یورپ کی عظیم لڑائیاں اور گستاخانہ دعوے جو ہر قسم کے گناہ اور عیب و بدکاری میں ایک تنور یا ایک کڑاہا سے زیادہ درق لیکن تھے غور کر کر اِس خوفناک فہرست کا خاتمہ ہونے کے بغیر ایک اور بیس برس تک دنیا کے باشندوں کا صلیب ہاتھ میں لیکر قتل ہونا ، یقینا یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ ایک ایسا مکروہ اور قریبا ایک غیر منقطع سلسلہ مذہبی لڑائیوں کا چودہ سو برس تک سوائے عیسائیوں کے اور کہیں ہرگز جاری نہیں رہا ، اور جن قوموں کی نسبت بت پرست ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے اُن میں سے کسی قوم نے ایک قطرہ خون کا بھی مذہبی دلیل کی بنا پر نہیں بہایا " ۔

مشہور و معروف مورخ مسٹر گبن نے جو زمانہ حال کے مورخوں میں سب سے بڑا مورخ ہے اور جس کی سند نہایت معتبر گنی جاتی ہے اس امر کی نسبت اپنی کتاب میں یہہ لکھا ہے کہ " مسلمانوں کی کوششوں کو اُن کے پیغمبر نے مقدس قرار دیا تھا مگر آنحضرت نے جو اپنی حیات میں مختلف نصیحتیں کیں اور تقریریں قایم کیں اُنمیں خلیفوں نے دوسرے مذہب کو آزادی دینے کی نصیحت پائی جس سے اسلام کے غیر معتقدوں کی مخالفت رفع ہوجاوے ملک عرب حضرت محمد کے خدا کی عبادت گاہ اور اُسکا مملوک تھا مگر وہ دنیا کی قوموں کو محبت سے اور بہت کم رشک سے دیکھتا تھا بہت سے دیوتاؤں کے ماننے والے اور بت پرست جو اُن کو نہ مانتے تھے شرعا نیست و نابود کئے جا سکتے تھے مگر انصاف کے فرایض سے نہایت عاقلانہ تدبیر اختیار کی گئی — ہندوستان کے مسلمان فتحمندوں نے بعض کام دوسرے مذہب کی آزادی کے برخلاف کرنے کے بعد اُس مرتاض اور آباد ملک کے مندروں کو چھوڑدیا ہے ، حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی کے معتقدوں سے بھتانہ یہہ استدعا کی گئی کہ وہ حضرت محمد کے الہام کو جو زیادہ تر کامل ہے قبول کریں لیکن اگر اُنہوں نے تھوڑا اور ایک معتدل خراج یعنی جزیہ دینا قبول کرلیا تو وہ اپنے عقیدہ میں اور مذہبی پرستش میں آزادی کے مستحق تھے " ۔

ایک مصنف نے اپنے ایک آرٹکل میں جو ایسٹ اور ویسٹ اخبار میں چھپا تھا اور جسکا عنوان یہہ تھا کہ " اسلام بطور ایک ملکی نظم کے ہے " اسلام میں آزادی مذہبی کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ " صرف حضرت محمد ہی ایسے بانی مذہب کے تھے جو ایک دنیوی بادشاہ بھی تھے اور سپاہی بھی تھے اور یہہ دونوں قوتیں خاص اُن میں تھیں کہ تشدد اور اولوالعزمی کو روکا جاوے اور اولوالعزمی کی جانب وہ مایل تھے اور تلوار اُن کے اختیار میں تھی اس لیئے خیال ہوتا ہے کہ جبکہ اُنہوں نے مذہب کو دنیوی حکومت کا وسیلہ قرار دیا اور اپنے معتقدوں کی طبیعتوں پر وہ غلبہ حاصل کیا جس کے سبب سے وہ لوگ شرع اور حق اُسی بات کو سمجھتے تھے جو آپ جاری کرنا چاہتے تھے تو چاہیئے کہ اُنکا مجموعہ احکام شرعی اور تمام مجموعوں سے مختلف ہو بلکہ یہہ خیال ہوتا ہے کہ اُن احکام انصاف سے بھی مختلف ہو جو ہرایک انسان کی طبیعت میں لازمی ہوتے ہیں ۔ اب اگر ہم یہہ بات دیکھیں کہ آں حضرت کے احکام مجموعہ ایسا نہیں ہے بلکہ اُسکے برخلاف یہہ دیکھیں کہ حضرت محمد نے قومی معاملات میں حق رسانی اور انتظام کرنے میں رحم اور حکمرانی کرنے میں اعتدال اور سب سے مقدم دوسرے مذہب کی عدم مزاحمت کے احکام قرار دیئے ہیں تو ہمکو یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ آں حضرت اپنے ہم جنسوں میں اعلی ہی تعظیم کا استحقاق رکھتے تھے " ۔

پھر اُسی مصنف نے اُسی آرٹکل میں دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ " اسلام نے کسی مذہب کے مسایل میں دست اندازی نہیں کی کسی کو ایذا نہیں پہونچائی کوئی مذہبی عدالت خلاف مذہب والوں کو سزا دینے کے لیئے قایم نہیں کی اور کبھی اسلام نے لوگوں کے مذہب کو بجبر تبدیل کرنے کا قصد نہیں کیا ہاں اُسنے اپنے مسایل کا جاری ہونا چاہا مگر اُس کو جبرا جاری نہیں کیا — اسلام قبول کرلینے سے لوگوں کو فتحمندوں کی برابر حقوق حاصل ہوتے تھے اور مفتوحہ سلطنتیں اُن شرایط سے بھی آزاد ہوجاتی تھیں جو ہر ایک فتحمند نے ابتداء دنیا سے حضرت محمد کے زمانہ تک ہمیشہ قرار دی تھیں " ۔

اُسی مصنف نے لکھا ہے کہ اسلام کی تاریخ میں ایک ایسی خاصیت پائی جاتی ہے جو دوسرے مذہب کو غیر آزاد رکھنے کے بالکل برخلاف ہے اسلام کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ میں اور ہر ایک ملک میں جہاں اُسکو وسعت ہوئی دوسرے مذہب سے مزاحمت نکرنا پایا جاتا ہے یہاں تک کہ فلسطین میں ایک عیسائی شاعر لامارٹین نے اُن واقعات کا جنکا ہم ذکر کررہے ہیں بارہ سو برس بعد مشاہدہ یہہ کہا تھا کہ " صرف مسلمان ہی تمام روئے زمین پر ایک قوم ہیں جو دوسرے مذہب کو آزادی سے رکھتے ہیں " اور ایک انگریز سیاح مسٹر نے مسلمانوں پر یہہ طعنہ کیا ہے کہ " وہ حد سے زیادہ دوسرے مذہب کو آزادی دیتے ہیں " اب دیکھو کہ یہہ سب رائیں بہت سے پیغمبروں

اور لیاس طبع عیسائی مصنفوں کی سرولیم میور کے اس بے سند دعوی کے کہ اسلام میں دوسرے مذہب کو آزاد رکھنے کا نام بھی نہیں ہی بیسر برخلاف ہیں ۔

تیسرے حصہ میں ہم اُن فائدوں کا بیان کرتے ہیں جو یہودی اور عیسائی مذہب کو اسلام کی بدولت حاصل ہوئے ہیں ۔

مذہب یہود اور عیسائی مذہب کے شامل بیان کرنے کی یہہ وجہہ ہی کہ مجہ کو اسبات کا یقین ہی کہ حضرت عیسی نے شریعت موسوی کے اسی حکم یا مسئلہ کو تغیر و تبدیل نہیں کیا بلکہ حضرت موسی کی شریعت کو بدستور جاری رکھا اور حضرت عیسی کے اس قول سے جو متی کی انجیل باب ۵ ورس ۱۷ میں مندرج ہی کہ " یہہ مت خیال کرو میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں " ہمارے قول کی تصدیق ہوتی ہی پس اسوجہہ سے ضرور بالضرور یہہ بات کہی جاسکتی ہی کہ جو فائدے یہودی مذہب نے مذہب اسلام سے اُٹھائے ہیں مذہب عیسوی نے بھی (گویا) وہ فائدے حاصل کیئے ہیں — مذہب یہود جو خدا ربانی مظہر سے پیدا ہوا تھا اُس نے اُس ازلی مسئلہ یعنی وحدانیت خدا کی تاکید اُس حد تک کی جسقدر کہ نجات ابدی کے حاصل کرنے کو ضروری اور اُس زمانہ کے لوگوں کی سمجھہ کے لایق تہی مگر اُس وحدانیت کو کاملیت سے اسلام نے ظاہر کیا جس سے مذہب یہود کا مسئلہ بھی کامل ہوگیا ۔

تین چیزوں میں وحدت کے یقین کرنے سے خدا کی وحدانیت پر کامل طور سے یقین ہوسکتا ہی ۔ وحدت فی الذات ، وحدت فی الصفات ، وحدت فی العبادت ، وحدت فی الذات کے یہہ معنی ہیں کہ خدا کے ساتھہ کوئی دوسرا شخص یا کوئی شی شریک نہیں ہی وہ وحدہ لا شریک لہ ہی اور نہ کوئی شی اُس کے مشابہ ہی نہ آگ نہ پانی نہ ہوا ۔ وحدت فی الصفات کے یہہ معنی ہیں کہ جو صفتیں خدا کی ہیں وہ دوسرے میں نہیں اور نہ دوسرے میں ہوسکتی ہیں اور نہ دوسرے سے متعلق ہوسکتی ہیں ۔ وحدت فی العبادت کے یہہ معنی ہیں کہ نہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا نہ کسی دوسرے کو عبادت کے لایق سمجھنا اور نہ وہ افعال جو خاص خدا کی عبادت کے لیئے مخصوص ہیں کسی دوسرے کے لیئے بجالانا جیسے سجدہ کرنا روزہ رکھنا نماز پڑھنا وغیرہ ۔ ان تینوں وحدتوں میں سے پہلی دو وحدتوں کو اور تیسری وحدت کے پہلے حصہ کو اوسط طور پر ( جو نہ ناقص تہا کیونکہ نجات کے لیئے کافی تہا اور نہ کامل طور پر تہا کیونکہ وحدت کا پورا بیان اُس زمانہ کے لوگوں کی سمجھہ کے لایق نہ تہا ) یہودی مذہب نے بیان کیا اور تیسری وحدت کے اخیر حصوں کو جنمیں حقیقتاً اُس وحدت کا کمال ہی مطلق ذکر ہی نہیں کیا اسلام نے پہلی دونوں وحدتوں کو بھی ایسی شکل میں فرماکر کامل کیا یعنی نہ آگ جو موسی نے دیکھی خدا تہا اور نہ وہ آواز انی انا اللہ کی جو موسی نے سنی خدا تہا اور نہ وہ نیک اور برگزیدہ شخص جس کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا خدا ہوسکتا تہا اسلام نے تیسری وحدت کو ایسے کمال پر پہونچایا جس کے سبب ایمان والوں کے دلوں میں بجز خدا کے اور کچھہ نہیں رہا جس کی تصدیق " ایاک نعبد و ایاک نستعین " سے ہوتی ہی ۔ اسلام میں یہی کمال ہی اور اسی کاملیت کی وجہہ سے خدا نے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ۔

موسی کی پانچوں کتابوں میں نہ قیامت کا ذکر ہی نہ مرنے کے بعد روح کی حالت کا کچھہ بیان ہی نیکی کی جزا دشمن پر فتح پانا عمر کا بڑا ہونا مفلسی سے نجات پانا بیان ہوا ہی اور گناہ کی سزا مرنا قحط پڑنا وبا کا ہونا مفلسی کا ہونا اور اسی قسم کی اور مصیبتوں کا آنا ۔ موسی کے بعد اور پیغمبروں اور نبیوں نے اُس کا کچھہ کچھہ ذکر کیا مگر جس تفصیل و کاملیت سے اسلام نے اُس کو بتایا جس کے لیئے خدا نے گویا عمداً یہہ کام رکھہ چھوڑا تہا کسی نے نہیں کیا تہا — مگر جو کہ روحانی حالتوں کو یعنی گنہگاروں کی اروحوں کی تکلیفوں کا اور نیک آدمیوں کی اروحوں کی راحت اور خوشی کا بیان کرنا اور تصویر کھینچدینا بجز اس کے اور کسی طرح ہو نہیں سکتا تہا کہ اُس کو ایسی چیزوں اور حالتوں کے پیرایہ میں تشبیہاً بیان کیا جاوے جن کو انسان اپنی اس زندگی میں اپنے حواسوں سے محسوس کرتے ہیں اور یہی سبب ہی کہ اُن کا حال بہشت و دوزخ کے نام سے اور خوشی و ایذا و تکلیف اُٹھانے کے مختلف طریقوں اور سامانوں سے بیان کیا گیا ہی

اسلام سے پہلے یہودی اور عیسائی اکثر پیغمبروں اور پاک شخصوں سے نہایت بداخلاقی کے افعال قبیحہ منسوب کرتے تھے اگرچہ ہماری دانست میں اُن تحریروں کو الہام ربانی سے کچھہ تعلق نہ تہا مگر تمام یہودی اور عیسائی اُن تمام تحریروں کو الہام ربانی اور اُن نبیوں اور مقدس لوگوں کو اُن افعال قبیحہ کا مرتکب یقین کرتے تھے ۔

اسلام نے اُن معصوم نبیوں اور خدا پرست شخصوں پاک عطاء بزرگوں کو اُن تہمتوں سے بچایا اور جو اتہام یہودیوں اور عیسائیوں نے اُن پر لگائے تھے اُن کو قطع منفی سے دفع کیا اور تمام پیغمبروں اور نبیوں اور بہت سے مقدس بزرگوں کے معصوم و بے گناہ ہونیکا دنیا کے بہت بڑے حصہ پر یقین کرادیا ۔ مسلمان عالموں نے اسلام کے اس مسئلہ پر یقین دلانے سے کہ انبیا و پیغمبر سب پاک و معصوم ہیں

توریت کو بڑي غور سے پڑھا اور عیسائیوں اور یہودیوں کی تمام غلطیوں کو ظاہر کردیا اور اُنھوں نے دریافت کیا کہ یہہ غلطیاں اِسوجہہ کو اس سبب سے ہوئي ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے توریت کی عبارت کو اور الفاظ کے غلط معنی سمجھے اور اُسکے مطلب کی غلط طور پر تعبیر کی اور نیز اِسی سبب سے وہ غلطیاں ہوئیں کہ خود توریت کے قدیمی نسخوں میں جو اُن کے پاس اب ہیں اور جو نقلیں تھیں وہ متعدد وجوہ سے غلطیاں تھیں اور پھر جن لوگوں نے دوبارہ تحریر اُنکو مرتب کیا اُن کی تصنیف بھی غلطیوں سے خالی نہ تھی اور سب سے بڑا سبب ان غلطیوں کا یہہ ہوا کہ تاریخی واقعات جو انسانوں کے بطور تسلسل مطلب حضرت موسی کے نام کے ساتھہ مذکور تھے اور جن میں بلکہ یہہ سب غلطیاں ہیں اُن کو بھی یہودیوں اور عیسائیوں نے مقدس تحریر سمجھا تھا۔ پس اگر اسلام ابھرتا تو اُن پیغمبروں اور نبیوں اور خدا کے پاک بندوں یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت لوط اور اُن کی بیٹیوں اور حضرت اسحاق اور یہودا اور حضرت یعقوب کی بیٹیوں اور بیٹوں اور ہارون اور داؤد و سلیمان کی دنیا میں ایسی ہی مثل خراب رہتی جیسی ایک بدکار آدمی کی خراب ہوتی ہے تمام دنیا کی نظروں میں وہ ایسے ہی ظاہر ہوتے جیسے کہ ایسے بدمعاش کے مجرم ظاہر ہوتے ہیں جن کو دائم الحبس کرکے کالے پانی بھیجتے ہیں یا اُن کے گناہوں کی سزا کے لیئے اُن کو سولی پر لٹکاتے ہیں صرف یہہ اسلام ہی کا احسان ہے جس نے اُن تمام بزرگوں کی بزرگی دنیا میں اُس حد تک پہنچائي جس کے وہ مستحق تھے۔

دوسرے حصہ میں ہم اُن فائدوں کو بیان کرتے ہیں جو اسلام کی بدولت خاص عیسائي مذہب کو پہونچے ہیں۔

دنیا میں مذہب اسلام سے زیادہ کوئي مذہب عیسائي مذہب کا دوست نہیں ہے اور اسلام نے کسی مذہب کو اسقدر فائدے نہیں پہونچائے ہیں جسقدر کہ عیسائي مذہب کو پہونچائے ہیں مذہب عیسائي کی بنیاد اُس نیک اور حلیم شخص سے ہے (یعنی حضرت یسوع پیغمبر سے) جو خدا کا پیغام دینے کو آیا تھا اور پھر بالکل دار و مدار اُس عجیب شخص پر ہے جس کو اُنھوں نے اتنا بزرگ و مقدس سمجھا کہ خدا یا خدا کا بیٹا مانا (یعنی حضرت عیسی پر) مذہب اسلام ہی کا یہہ احسان عیسائي مذہب پر ہے کہ وہ نہایت مستحکم ارادے اور تقریر اور نہایت استقلال اور ثبات قدمی سے عیسائي مذہب کا طرفدار ہوا اور یہودیوں سے مقابلہ کیا اور علانیہ اور دلیرانہ اسبات کا دعوی کیا کہ جان ہی وابستہ یعنی حضرت یسوع بلاشبہ سچے پیغمبر اور حضرت عیسی بیشک عبداللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ تھے پس ایسا مذہب اس بات کا دعوی کرسکتا ہے کہ وہ عیسائي مذہب کے حق میں اسقدر سے زیادہ تر مفید ہیں اور اُس نے عیسائي مذہب کی حمایت میں اسلام سے زیادہ کوشش کی ہے۔ جو سب سے بڑي خرابي حواریوں کے بعد عیسائي مذہب میں پیدا ہوگئي وہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا مسئلہ تھا اور یہہ ایک ایسا مسئلہ تھا جو اُس کوزال سے کے بالکل متناقض تھا اور اُن خاص نصیحتوں کے بھی برخلاف تھا جو حضرت عیسی نے فرمائي تھیں اور حواریوں نے انجیل میں لکھي تھیں۔ یہہ امر اسلام کی ... کا باعث ہے کہ اُس نے خداے واحد ذوالجلال کی پرستش کو پھر جاري کیا اور اُس خاص مذہب کو پھر سرسبز کیا جسکي خاص تلقین حضرت عیسی نے کی تھي۔ اسلام ہمیشہ اُس زمانہ کے عیسائیوں کو اُنکي غلطیوں سے متنبہ کرتا رہا اور اب بھی کرتا رہتا ہے۔ اسلام نے عیسائیوں سے اُس دینی مذہب کے قبول کرنے کی استدعا کی جسکا وعظ عیسی مسیح نے کیا تھا جیسا کہ قرآن میں آیا ہے "قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا" یہہ سے عیسائیوں کی اسلام کی روشنی سے آنکھیں کھل گئیں اور اُس ذلیل حالت سے خبردار ہوئے جس میں وہ پھنسے تھے اور اُنھوں نے پھر اُسی رتبہ کے حاصل کرنے کی کوشش کی جو پہلے اُنکو حاصل تھا۔ یعنی اُنھوں نے صرف قرآن کی ہدایت سے تثلیث کے عقیدہ کو غلط سمجھا اور خدا کو وحدہ لاشریک لہ اور عیسی مسیح کو خدا کا مقدس بندہ مانا جو یہی مسئلہ مذہب اسلام کا ہے چنانچہ وہ فرقہ اب موجود ہے اور نہایت معزز لقب "یونی ٹیرین" یعنی موحدین عیسائي سے معزز ہے *

اگر یہہ عقیدہ تھوڑي دیر کے لیئے دنیا میں سے اوٹھا لیا جاوے تو مسٹر گبن کی یہہ راے عیسائیوں کے حال پر بالکل مطابق ہوجاویگی کہ "اگر سینٹ پیٹر یا سینٹ پال ویٹیکن یعنی پوپ کے محل میں آجاویں تو غالباً وہ اُس دیوتا کا نام دریافت کرینگے جس کی پرستش ایسی پر اسرار رسومات کے ساتھہ اُس عظیم الشان عبادت گاہ میں کی جاتی ہے۔ اکسفورڈ یا جنیوا میں جاکر اُنکو چنداں حیرت نہوگی مگر وہاں میں جاکر سوال و جواب کا پڑھنا اور جو کچھہ صادق القول مقدسوں نے اُنکی تحریرات اور اُنکے مالک کے کلمات کی تفسیر کی ہی اُسپر غور کرنا پڑیگا"۔

جو فائدے اسلام نے عیسائي مذہب کو پہونچائے اُس میں سب سے بڑا فائدہ یہہ ہی کہ اُس نے عیسائیوں کو پوپ کے بے انتہا اختیارات ناجایز سے نجات دی اور عیسائیوں میں ایک زندگی کی نئی روح پھونک

ہیں۔ تمام عیسائی پوپ کو حضرت عیسیٰ کا پورا با اختیار نائب سمجھتے تھے اور اُسکو معصوم جانتے تھے جیسیکہ اب بھی بہت سے فرقے عیسائیوں کے سمجھتے ہیں۔ اُنکا یقین تھا اور لوگوں کا اب بھی یقین ہی کہ دوزخ اور اعراف اور بہشت کے دروازوں کے کھولنے کا پوپ کو بالکل اختیار ہی۔ پوپ گنہگاروں کے گناہوں کے بخش دینے کا دعویٰ رکھتا ہی۔ پوپ کو پورا اختیار تہا کہ جس ناجایز چیز کو چاہے جایز کردے درحقیقت پوپ بلحاظ اُن اختیارات کے جو اُسکو حاصل تھے اور جن اختیاروں کو وہ کام میں لاتا تہا اسی طرح حضرت عیسیٰ سے کم نہ تہا بلکہ دو چار قدم آگے بڑھا ہوا تہا۔ قرآن ہی نے عیسائیوں کو اس خرابی سے مطلع کیا اور جو برائیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں اُنکو بتلایا اور چاہا عیسائیوں کو اس غلامانہ اطاعت پر ملامت کی اور اُنکو سمجہایا کہ اس رسوائی اور بے معنی کی اطاعت کو چھوڑیں اور خود آپ اپنے لیئے سچ کی جستجو کریں چنانچہ خدا نے قرآن مجید میں فرمایا "اے کتاب

قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ و لا نشرک بہ شیئا و لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ
(آل عمران آیۃ ٥٧)

والو یعنی عیسائیو آؤ ایک بات پر کہ ہم میں اور تم میں یکساں ہے اور وہ بات یہہ ہی کہ ہم خدا کے سوا اور کسی کو نہ پوجیں اور نہ ہم کسی چیز کو اُس کے ساتھہ شریک کریں اور نہ بناویں ہم ایک دوسرے کو (یعنی پادریوں اور بڑے بڑے پادریوں کو) پروردگار خدا کے سوا۔

اور پھر دوسری جگہہ فرمایا کہ " عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو پروردگار بنا لیا خدا

اتخذوا احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم و ما اُمروا الا لیعبدوا الہا واحدا لا الہ الا ہو سبحانہ عما یشرکون
(سورۃ توبہ آیۃ ٣١)

کے سوا اور مسیح ابن مریم کو بھی اور اُن کو سوائے اُس کے اور کچھہ حکم نہیں دیا گیا تہا کہ خداے واحد کی عبادت کریں کہ صرف وہی خدا ہی اور نہ اور کوئی خدا پاک ہی اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں۔ †

† جارج سیل نے قرآن کے ترجمہ میں (جلد ١ صفحہ ٢٣) لکہا ہی کہ یہودیوں اور عیسائیوں پر بت پرستی اور دیگر الزاموں کے سوا حضرت محمد نے یہہ الزام لگایا ہی کہ وہ اپنے قسیسوں و رہبانوں کی حد سے زیادہ اطاعت کرتے ہیں جنھوں نے اس بات کا قرار دینا کہ کون سی چیز حلال ہی اور کونسی چیز حرام اور خدا کے احکام کی تعمیل کو ملتوی کردینا اپنے اختیار میں لیا ہی۔

جب یہہ آیت نازل ہوئی تو عدی بن حاتم جو اُس وقت عیسائی تھے آنحضرت صلعم پاس آئے اور

روی عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلعم و فی عنقی صلیب من ذہب فقال لی یا عدی اطرح ہذا الوثن من عنقک فطرحتہ فلما انتہیت الیہ و ہو یقرا اتخذوا احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ حتی فرغ منہا قال فقلت لہ انا لسنا نعبدہم قال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ و یحلون ما حرم اللہ فتستحلونہ قال فقلت بلی قال فتلک عبادتہم
(معالم التنزیل)

اُن کے گلے میں سونے کی صلیب پڑی ہوئی تہی آنحضرت نے فرمایا کہ اے عدی اس بت کو اپنے گلے سے نکال پھینک چنانچہ اُنھوں نے نکال ڈالی جب وہ پاس آئے تو آنحضرت قرآن کی یہہ آیت پڑہتے تھے کہ عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو پروردگار بنا لیا خدا کے سوا جب آنحضرت پڑھ چکے تو عدی نے عرض کیا کہ ہم تو اُن کی پرستش نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ کیا یہہ نہیں ہی کہ وہ حرام کردیتے ہیں اُس چیز کو جس خدا نے حلال کیا پھر اُس کو حرام سمجہتے ہو اور وہ حلال کر دیتے ہیں اُس چیز کو جس کو خدا نے حرام کیا پھر اُسکو حرام سمجہتے ہو عدی نے کہا ہاں یہہ تو ہی آنحضرت نے فرمایا کہ بس یہی اُن کا پوجنا ہی۔

ایک مدت تک عیسائی اسلام کو عداوت سے دیکہا کیئے اور اُس کے ہر ایک مسئلہ سے بے سمجہے نفرت کرتے رہے مگر بعض نیک دل عیسائیوں نے کچھہ تھوڑے بہت غور سے اُس کو دیکہا اور کالون اور لوتہر مقدس کے دل پر اُسکا کچھہ کچھہ اثر ہوا جبکہ اِن دونوں نے قرآن مجید کی اس قسم کی آیتوں کو پڑھا جس میں پوپ کو اور پادریوں کو خدا کے سوا دوسرا خدا یا چھوٹا خدا ماننے کی مذمت تہی تو وہ سمجہے اور اُس سچے مسئلہ نے اُن کے دل پر اثر کیا اور جیسیکہ قرآن نے ہدایت کی تہی وہ سمجہے کہ ہر شخص کی اولاد آپ اپنا پوپ اور اپنا پادری ہی وہ جا اُٹھے اور بہالیا والیا اور اُسوقت پوپ کی غلامی سے آزاد ہوئے اور اُس غلامانہ اور ذلیل حالت سے جس میں وہ خود اور اُن کے تمام ہم مذہب ہوتے تھے نکل آئے اور صرف صاف اُس کے برخلاف وعظ کرنے کو کھڑے ہو گئے جسکی بدولت ہم لاکھوں عیسائیوں کو پروٹسٹنٹ مذہب میں دیکہتے ہیں اگر اسلام مذہب عیسائی کو یہہ نعمت نہ بخشتا تو آج تمام دنیا کے عیسائی ایسے ہی بت پرست ہوتے جیسیکہ اب تک رومن کیتہولک فرقہ کے لوگ بت پرست ہیں اور حضرت مسیح کی مجسم مورت صلیب پر لٹکی ہوئی کے آگے سجدہ کرتے ہیں اس عیسائی مذہب پر یہہ کتنا بڑا احسان اسلام کا ہی۔

جو کہ درحقیقت لوتھر مقدس نے مذہب اسلام سے یہہ ہدایت پائی تھی لیکن اُس کے مخالف علانیہ اُسپر یہہ الزام لگاتے تھے کہ وہ دل سے مسلمان تھا * تاہم اُسنے اپنی کوششوں کو نہیں چھوڑا اور آخر کار اُس عظیم‌الشان اصلاح کرنے پر کامیاب ہوا جو عموماً مذہب پروٹسٹنٹ یا ریفارمیشن کے نام سے مشہور ہی اور طبیعت انسانی کو تمام غلامیوں کی بدترین غلامی سے ( جو ایک موحدانہ غلامی تھی ) آزاد فرمایا ہمکو یقین ہی کہ اگر لوتھر مقدس اور زندہ رہتے تو ضرور وہ مسئلہ تثلیث کے بھی مخالف ہوتے اور اسلام کی ہدایت سے خدائی وحدانیت کے مسئلہ کو بھی جو درحقیقت حضرت عیسی نے بھی یہی مسئلہ تلقین کیا تھا لوگوں میں پھیلاتے اور آخر اُس نبی آخرالزمان پر یقین کرتے جسنے ایسی ایسی بڑی غلطیوں سے عیسائی مذہب کو بچایا تھا پس مذہب عیسوی کو ہمیشہ اسلام کا احسان مند رہنا چاہیئے *

† جیمس بریوڈ نے یوروپ کی طرف سے جرمنی کے ریفارمروں کے اور خصوصاً لوتھر مقدس کے ذمہ یہہ الزام لگایا تھا کہ وہ عیسائیوں میں مذہب اسلام کو جاری کرنے اور تمام پادریوں کو اُس مذہب میں لانے کی کوشش کرتے ہیں * مراشی کی یہہ رائے ہی کہ مذہب اسلام میں اور لوتھر کے عقیدہ میں کچھہ بہت فرق نہیں ہی چنانچہ ترکوں کا جو میل جول پروٹسٹنٹ کے برخلاف ہی اُسپر غور کرو * مارٹینیس ایک شخص کہتا ہی کہ تیرہ نشانیاں اسبات کے ثابت کرنیکو موجود ہیں کہ اسلام میں اور لوتھر کے مذہب میں ایک رتی بھر کا بھی تفاوت نہیں ہی حضرت محمد نے بھی اُنہی باتوں کی طرف اشارہ کیا ہی جو یہہ مرتد ( یعنی پیروان لوتھر ) کرتے ہیں اُنہوں نے ( یعنی حضرت محمد نے ) روزوں کا وقت تبدیل کردیا اور یہہ لوگ ( یعنی پیروان لوتھر ) تمام روزوں سے نفرت کرتے ہیں ( ایک شخص نے اسکی تائید میں یہہ کہا تھا کہ قران میں بھی روزوں کی چنداں تاکید نہیں ہی بلکہ بعوض روزے کے غریبونکو کھانا کھلادینا لکھا ہی * اُسیکی پیروی سے لوتھر نے روزوں سے نفرت اختیار کی تھی پس لوتھر کا مذہب اور اسلام کا مسئلہ درحقیقت ایک ہی تھا ) اُنہوں نے اتوار کی جگہہ جمعہ کو سبت قرار دیا اور یہہ اسی تہوار کو نہیں مانتے ( اُسی شخص نے اِسکی تائید میں کہا کہ اسلام میں بھی درحقیقت سبت کا کوئی دن نہیں ٹھہرایا وہ جمعہ کو بھی سب کام کرتے ہیں پس اُسی کی پیروی لوتھر نے کی تھی ) اُنہوں نے ولیونکی پرستش کو رد کیا اور لوتھر کے فرقہ کے لوگ بھی ایساہی کرتے ہیں حضرت محمد صلعم کسیکو اصطباغ نہیں دیتے تھے اور کالون بھی اُسکو ضروری نہیں سمجھتا اُن دونو نے طلاق کو جائز رکھا ہی وعلیٰ ہذاالقیاس ( انتخاب از لوار ترلی ریویو نمبر ۳۵۳ )

## مدرسۃ العلوم مسلمانان

کمیٹی مدرسۃ العلوم نے یہہ تجویز کی ہی کہ دیوار احاطہ مدرسۃ العلوم کی ایسی پختہ اور سنگین بنائی جاوے جس میں سینکڑوں برس میں بھی مرمت کی ضرورت نہو — چنانچہ ایک نہایت خوبصورت نقشہ احاطہ کا تجویز ہوا ہی اُس میں پختہ پائے جن کو بیچ میں پتھر کے پلستر کھڑے کیئے جاتے ہیں اور اُسپر منڈیر اور پایوں کی ٹوپی ایک پتھر کی بنائی جاتی ہی اور اس ترکیب سے دیوار احاطہ جدا جدا حصوں میں تقسیم ہوگئی ہی اور خوشنما کٹہرہ نما دکھائی دیتی ہی *

ہر حصہ کی لاگت قریب بائیس تیئیس روپیہ کے ہی مگر کمیٹی نے یہہ تجویز کیا ہی کہ جو شخص بیس روپیہ احاطہ کی تعمیر کے لیئے دے اُسیکے نام سے وہ حصہ احاطہ کا بنوادیا جاوے اور اُسکا نام نامی اُس حصہ احاطہ پر کھود دیا جاوے اس میں بڑا فائدہ یہہ ہی کہ تھوڑی تھوڑی امداد سے احاطہ مدرسۃ العلوم بالکل طیار ہوجاویگا اور جن لوگوں نے اس کام میں مدد کی ہوگی اُن کا نام نامی ہمیشہ کو یادگار رہیگا اور آیندہ نسلوں میں یہہ بات بھی ایک تاریخانہ یادگار ہوگی کہ کسطرح ہماری قوم اور ہمارے ہندو دوستوں نے اس نیک کام کے انجام میں مدد کی تھی *

اس تجویز کو بہت سے عالی ہمت نیک دل فیاض لوگوں نے پسند کیا اور بہت سے نام ہاے نامی اُس دیوار احاطہ پر کھد چکے ہیں اور اور لوگوں نے بھی اپنے نام سے ایک حصہ دیوار بنانے کی اور نام کھودے جانیکی منظوری بھیجی ہی جسکی تفصیل ذیل میں مندرج ہی اسلیئے اس تجویز کو اور صاحبوں کی اطلاع کے لیئے بھی چھاپا جاتا ہی کہ جو صاحب اس تجویز کو پسند فرماویں مبلغ بیس روپیہ واسطے تعمیر احاطہ مدرسۃ العلوم کے خاکسار کے پاس ارسال فرماویں اُنکے نام سے ایک حصہ دیوار کا بنوایا جاویگا اور اُنکا نام نامی اُسپر کندہ ہوگا مندرجہ ذیل بزرگوں نے اس تجویز کو پسند کیا ہی اور اپنے نام نامی کے کندہ ہونے کی اجازت فرمائی ہی *

راجه شمبهو نراین سنگه بهادر رئیس بنارس
سید محمد احمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بهادر سلطان پور
سید محمد حامد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس گورکهپور
سید محمد محمود اسکوئر بارسٹرایٹ لا اله آباد
راجه جیکشنداس بهادر سی ایس آئی رئیس مراد آباد
غلام مصطفی خان رئیس فتح آباد ضلع آگره
غلام مرتضی خان رئیس فتح آباد ضلع آگره
غلام حیدر خان رئیس فتح آباد ضلع آگره
بابو مادهو داس رئیس بنارس
بابو مدهو سودهن داس رئیس بنارس
محمد عبدالصمد رئیس پهتها ضلع غازی پور
احمد محی الدین خان بهادر رئیس مدراس
نواب احمد الله خان رئیس میرٹهه
نواب اسد الله خان رئیس میرٹهه
شیخ مستجاب الدین رئیس شیخو پور ضلع بدایون
شیخ نجم الدین حیدر رئیس شیخو پور ضلع بدایون
حکیم امجد علی خان رئیس امروهه ضلع مرادآباد
منشی محمد مشتاق حسین رئیس امروهه ضلع مرادآباد
محمد ظهیر الدین احمد رئیس کڑا ضلع الهآباد
منشی محمد اکرام رئیس محمدآباد ضلع اعظم گڈه
مولوی محمد کریم رئیس محمدآباد ضلع اعظم گڈه
مولوی محمد سمیع الله خان بهادر
خواجه محمد یوسف رئیس علیگڈه
منشی محمد صدیق رئیس میرٹهه
مولوی زین العابدین خان بهادر
سید احمد
مرزا محمد رحمت الله بیگ رئیس بنارس
قاضی رضا حسین رئیس پٹنه
قاضی محمد لطافت حسین وکیل سرکار علیگڈه
مرزا حسین علی بیگ رئیس گورکهپور
محمد مسعود شاه خان
محمد منصور شاه خان
منشی محمد الهی بخش ڈپٹی مجسٹریٹ تهر کنگ
مولوی سید قادر علی رئیس مظفرپور ڈپٹی کلکٹر میرٹهه
منشی مظفر حسین تحصیلدار سکندرآباد
سید اقبال علی رئیس رائے بریلی وکیل عدالت پرتاب گڈه
محمد مسعود علی خان رئیس دانپور ضلع بلند شهر
مغفور الله خان رئیس بلوده ضلع علیگڈه
خواجه محمد اسمعیل رئیس علیگڈه
مولوی احمد الله رئیس محمدآباد ضلع اعظم گڈه

شیخ انتظام الدین رئیس شیخو پور ضلع بدایون
منشی چراغ علی رئیس لکهنؤ
منشی محمد ذکاء الله رئیس دهلی پروفیسر میور کالج الهآباد
محمد عنایت الله خان رئیس جلال آباد
مولوی محمد عبدالقیوم رئیس بچهراؤں ضلع مرادآباد
مولوی محمد عبدالوہاب رئیس بچهراؤں ضلع مرادآباد
قاضی نجم الدین برق
مرزا عابد علی بیگ رئیس مرادآباد
مولوی حاجی محمد علیم الله خان رئیس دهلی
سید محمد میر رئیس دهلی وکیل عدالت میرٹهه
سید ذاکر حسین صاحب رئیس الهآباد منصف میرٹهه
محمد سلطان خان صاحب رئیس دهلی ڈپٹی کلکٹر
منشی فدا علی صاحب رئیس میرٹهه
نجیب الله ملازم سید احمد خان صاحب
محمد ذکریا رئیس سهارنپور
سید امداد علی خان بهادر رئیس بهاگلپور
مولوی محمد شمس الهدی صاحب رئیس عظیم آباد
سید محمد نور الهدی صاحب رئیس عظیم آباد
امیرالدوله سعید الملک راجه محمد امیر حسن خان
بهادر ممتاز جنگ رئیس محمودآباد
نواب راحت علی خان بهادر رئیس لکهنؤ
چودهری مظفر علی خان بهادر رئیس صوبه اوده
شیخ رضا حسن خان بهادر رئیس صوبه اوده
راجه کاظم حسین خان بهادر رئیس باهرا علاقه اوده
شیخ عنایت الله رئیس صوبه اوده
نواب علی حسن خان بهادر رئیس لکهنؤ
شیخ حیدر حسن خان بهادر رئیس صوبه اوده
سید محمد علی حسن وکیل عدالت صدر اوده
رئیس فتحپور
سید محمد حسین رئیس قصبه مانسه شریف علاقه اوده
سررشته دار محکمه ٹهکی کمشنر جبلپور
محمد عنایت الله خان ابن حاجی محمد داود خان
رئیس دهیره پور ضلع علیگڈه
محمد ذوالفقار خان ساکن بنارس منشی کمیٹی
مدرسة العلوم *
احمد علیخان رئیس جاسکه پرگنه کهیر ضلع علیگڈه
حسینی بیگم صاحبه ساکن دهلی

راقم
سید احمد
مقام علیگڈه سکرٹری کمیٹی مدرسة العلوم

بمقام علیگڈه — مطبع انسٹیٹیوٹ میں چهپا اور حافظ
محمد عبدالرزاق کے اهتمام سے شایع هوا